تاریخ وسیر

جناب عبدالرشید عراقی

(قسط (۴) گزشتہ سے پیوستہ

امام شیخ رضی الدین حسن صغانی محدثِ لاہوری

سنہ ۵۷۷ھ ——— سنہ ۶۵۰ھ

۴/۲۴ تبصرۃ الاخبار فی تخریج الآثار اس کا تاریخی نام شوارق المشارق ہے۔ اس کے مصنف مولانا الٰہی بخش بہاری (۱۳۳۴ھ/۱۹۱۵ء) ہیں۔ آپ صاحبِ کمالات اور جامع الفنون تھے۔ تمام زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزاری۔ نہایت متدیّن اور صاحبِ ورع و تقویٰ تھے۔ اشاعتِ سنّت اور تردیدِ بدعت آپ کا ہمیشہ شعار رہا (معارف جنوری ۱۹۴۸ء ص ۵۵)۔

۵/۲۵ ملتقط مشارق الانوار از علامہ عبدالغنی (م ۹۰۳ھ/۱۴۹۷ء) —— اس کا قلمی نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا رام پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ (فہرست کتب خانہ عربیہ رام پور ج ۲ ص ۱۷)

۶/۲۶ مشکوٰۃ الانوار تسہیل مشارق الانوار از مولانا عبدالغفور غزنوی (م ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) —— مطبع فاروقی دہلی سے شائع ہوئی۔

مولانا عبدالغفور غزنوی نے اس کتاب کو اپنے چچا مولانا عبداللہ بن عبداللہ غزنوی (م ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء) کے مشورہ سے مشکوٰۃ المصابیح کے نہج پر مرتب کر کے شائع کیا۔ (معارف، اعظم گڑھ جنوری ۱۹۴۸ء ص ۵۹)۔

مولانا عبدالغفور غزنوی

مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۶ھ) کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی ۱۳۲۱ھ/۱۹۱۲ء سے علومِ اسلامیہ کی تکمیل کی۔ حدیث حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) سے پڑھی۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد مدرسہ غزنویہ امرتسر میں درس و

تدریس میں ساری عمر بسر کر دی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے امرتسر میں ایک پریس "نصرۃ الاسلام" کے نام سے قائم کیا۔ اس پریس سے سینکڑوں دینی علمی کتابیں شائع ہوئیں۔ مولانا عبدالغفور غزنوی نے "غزنوی حمائل" بھی شائع کی تھی، جس میں ترجمہ مولانا وحید الزماں حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) کا تھا اور حواشی مولانا عبدالغفور غزنوی نے لکھے (تاریخ اہل حدیث ص ۴۲۷)۔

۷/۲۷ - ترجمہ اردو مشارق الانوار ازمولانا محمد احسن نانوتوی مرحوم (معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۵۷ء ص ۴۴۴)۔

۸/۲۸ - تحفۃ الاخیار ازمولانا خرم علی بلہوری (م ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء) آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) کے شاگرد تھے (نزہۃ الخواطر ج ۷) اور حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی (۱۲۴۶ھ/۱۸۲۹ء) کے ہم درس و رفیق ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی مصاحبت سے اتباعِ سنت کا رنگ چڑھ آیا اور اسی پر خاتمہ ہوا۔ (تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۵۰۹)

آپ نے مشارق الانوار کا اردو ترجمہ "تحفۃ الاخیار" کے نام سے کیا جو ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء میں مکمل ہوا۔ سنِ تالیف کے ۳ سال بعد ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء میں مطبع محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا۔ یہ ایڈیشن بہت خوبصورت اور اعلیٰ تھا۔ اس زمانے میں اس کی قیمت ۱۵ روپے تھی۔

یہ ترجمہ اردو مشارق الانوار کا سب سے پہلا ترجمہ ہے — مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں:

> "کتبِ حدیث کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بھی تحفۃ الاخیار ہے۔ اس کے بعد نواب قطب الدین خاں دہلوی نے مشکوٰۃ المصابیح کا اردو ترجمہ و شرح بنام مظاہر حق کیا (مظاہر حق اصلاً شاہ محمد اسحاق دہلوی مہاجر مکی (م ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء) کا تھا۔ نواب صاحب نے بادنیٰ تغیر مہذب فرمایا اور اس کا اعتراف بھی کیا) مولانا خرم علی کی وفات کے بعد ۲۷ سال تک متواتر تین مرتبہ طبع ہوا۔ اس سے اس کی مقبولیت ظاہر ہوتی ہے" (معارف دسمبر ۱۹۴۷ء ص ۴۴۷)۔

مولانا عبدالحلیم چشتی نے، جنھوں نے خود بھی مشارق الانوار کی تہذیب و تنقیح کی ہے، مولانا خرم علی بلہوری کے ترجمہ تحفۃ الاخیار کو سب سے پہلا اردو ترجمہ بتایا ہے (معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۵۷ء ص ۴۴۴)

مولانا خرم علی بلہوری نے مشارق الانوار کے ترجمہ سے پہلے مقدمہ میں حدیث کی

اہمیت پر روشنی ڈالی، اور ہندوستان میں اس سے بے اعتنائی کا شکوہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کے انتخاب کی وجہ انھوں نے یوں بتلائی ہے :

"علمِ حدیث اشرف العلوم ہے، اس واسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے۔ مثل مشہور ہے کہ: "کلام الملوک ملوک الکلام" اور سب علومِ دین اس کے محتاج ہیں۔ علم تفسیر بدوں حدیث کے معتبر نہیں اور علم عقائد اور علم فقہ و علم سلوک اور علمِ تاریخ بدوں اس کے کچھ سند نہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہندوستان میں اس علم شریف کا چرچا نہیں۔ عوام کا تو کیا ذکر، اکثر علماء کو خبر نہیں۔ اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان میں کیا جائے۔ سو سب کتابوں سے مشارق الانوار حسن صغانی کی بہت پسند آئی، اس واسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اس کی حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔ کوئی اس کی ایسی حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو، بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اس میں ہر جنس کی روایت ہے۔ صحیح بھی اور ضعیف بھی!"

(معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۵۷ء ص ۴۴۵)

مقدمہ میں اقسامِ حدیث اور ان کی تعریف بیان کی ہے۔ پھر امام بخاریؒ (م ۲۵۶ھ / ۸۷۰ء) اور امام مسلم رحؒ (م ۲۶۱ھ / ۸۷۵ء) کے حالاتِ زندگی اور ان کے علمی کمالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد مشارق الانوار کے مصنف امام رضی الدین حسن صغانی (م ۶۵۰ھ / ۱۲۵۰ء) کے حالات اور ان کے علمی کمالات لکھے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں حدیث کی اہمیت پر یہ بصیرت افروز نظم درج ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
در دانہ درج مصطفےٰ ﷺ ہے

صوفی عالم حکیم دینی
کرتے رہے اس کی خوشہ چینی

بابا کے یہاں سے کون لایا؟
جس نے پایا یہیں سے پایا

یہ شاہرہِ محمدی ہے
گنجینۂ رازِ احمدی ہے

مشعل افروز راہِ سنت
برہم زن بیخ و شاخِ بدعت

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ملی تو نقل کیا ہے؟
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے؟

اب زیادہ تو مجھ سے کر نہ کِل کِل — خورشید کے آگے کیا ہر مشعل
بالفرض فلاں تھا مردِ کامل — اس نے کیا تھا کہاں سے حاصل؟

ملفوظ بہت ہیں تو نے دیکھے — ملفوظِ محمدی کو اب لے!
ناحق تجھے کچھ اور ہوس ہے — قرآن وحدیث تجھ کو بس ہے
حق ہو گا حدیث خواں سے خرم — اور ارشاد رسولؐ فخرِ عالم
تھا علمِ حدیث سخت مشکل — اور ہند سے لوگ اس سے غافل
چاہا کہ رہیں نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم
مقبول ہو یہ کتاب یارب — مشتاق ہوں اس کے اہلِ دیں سب

(تحفۃ الاخیار ص ۹)

اس کے بعد کتاب کا متن و ترجمہ ہے اور پھر فوائد — جو بہت مختصر ہیں، تاہم نہایت مفید اور نفع بخش!

امام صغانی نے اختصار کے پیشِ نظر سندیں حذف کر دی ہیں اور "قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" کے الفاظ بھی چھوڑ دیئے ہیں۔ ہاں ترجمہ میں "آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا" لکھ دیا گیا ہے۔

اب یہاں ایک حدیث مع ترجمہ و شرح بطورِ نمونہ درج کی جاتی ہے:

حدیث کا عنوان "بھوک کی حالت میں پہلے کھانا کھانا اور پھر نماز پڑھنی چاہیے!"

حدیث: "عائشۃ لا صلوٰۃ بحضرۃ الطّعام۔ المحدیث!"

(مسلم)

ترجمہ: "مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہوتے۔ اور نہ اس وقت کہ جائے ضرور اور پیشاب غالب ہو!"

فائدہ: "جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے تب نماز پڑھے، تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے۔ اور اسی طرح جب جائے ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اس سے فراغت کر کے نماز پڑھے، تاکہ نماز میں خلش باقی نہ رہے۔"

(تحفۃ الاخیار مطبوعہ نور محمد کراچی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء، ص ۱۱۲، حدیث ۳۲۴)

تحفۃ الاخیار کی مقبولیت

مولانا خرم علی بلہوری نے اپنے ترجمہ و فوائد کے حسنِ قبول کے لیے دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء کی تھی۔ یہ دعاء شعروں میں ہے، جو تحفۃ الاخیار کے (محولہ بالا ایڈیشن کے) صفحہ ۱۰ پر درج ہیں۔ یہ دعاء قبول ہوئی اور تحفۃ الاخیار کو غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ چنانچہ اب تک اس کے ۱۷ ایڈیشن نکل چکے ہیں، جن کا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ سب سے پہلا ایڈیشن سنِ تالیف ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء کے تین سال بعد ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء میں مطبع محمدی لکھنؤ سے باہتمام محمد حسین چھپا۔ اس کی طباعت انتہائی خوبصورت تھی اور اس کی قیمت اس زمانہ میں ۱۵ روپے تھی۔

۲۔ ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۶ء میں عبد الملک بن محمد صادق نے مطبع محمدی بمبئی سے شائع کیا۔ یہ ایڈیشن تین مرتبہ طبع ہوا، اور نواب ذوالفقار علی مرحوم نے، جو مولانا خرم علی کے قدر شناسوں میں سے تھے، اسے خرید کر مفت تقسیم کیا۔

۳۔ ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء میں محمد مصطفیٰ خان (م ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء) نے اپنے مطبع مصطفائی کانپور سے شائع کیا، اس کی قیمت ۷ روپے تھی۔

۴۔ مطبع مصطفائی کانپور ہی سے ۱۲۷۳ھ/۱۸۴۹ء میں دوبارہ دو جلدوں میں شائع ہوا۔

۵۔ ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء میں مشکوٰۃ المصابیح کے ترجمہ کے حاشیہ پر مطبع محمدی مدراس سے شائع ہوا۔

۶۔ ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء میں مطبع مخدومی بمبئی سے شائع ہوا۔

۷۔ ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء میں محمد عبد الرحمان نے اپنے مطبع نظامی کانپور سے مع فہرست و فوائد شائع کیا۔

۸۔ ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء میں محمد عبد الرحمان نے دوبارہ اسے مطبع نظامی سے شائع کیا۔

۹۔ ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں مطبع حیدری سے شائع ہوا۔

۱۰۔ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں مطبع نظامی کان پور سے تیسری مرتبہ شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں فہرست تبصرۃ الابصار کا اضافہ کیا گیا۔

۱۱۔ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں مطبع نولکشور سے شائع ہوا۔

۱۲۔ ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء میں محمد تیغ بہادر کے زیرِ اہتمام مطبع انوارِ محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا۔

۱۳ - ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء میں مطبع نولکشور سے دوبارہ شائع ہوا۔

۱۴ - ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء میں فخر المطابع لکھنؤ سے شائع ہوا۔

۱۵ - ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں مطبع نولکشور نے تیسری مرتبہ شائع کیا۔

۱۶ - ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۰ء میں میر محمد اصح المطابع کراچی نے مولانا عبدالحلیم چشتی کی تہذیب و تنقیح سے شائع کیا ہے۔ (معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۵۷ء ص ۴۵۰ تا ۴۵۳)۔

مولانا حکیم سید عبدالحئی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء) نے الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند میں مشارق الانوار کی درج ذیل ہندوستانی شروح کا تذکرہ کیا ہے:

۲۸/۲۹ - علامہ محمد بن یوسف حسینی نے عربی اور فارسی میں مشارق الانوار کی شرحیں لکھیں۔

۳۰ - مولانا منور بن عبدالمجید لاہوری نے بھی ایک شرح لکھی۔

۳۱ - ایک فارسی شرح محی الدین احمد بن حسینی نے لکھی۔ (الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند ص ۱۵۵)

امام صغانی کی بقیہ کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:

(۱) اسماء الاسد[۱] (۲) اسماء الذئب[۲] (۱ کشف الظنون ج ۱ ص ۹۲ ۔ ۲ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷)۔

(۳) اسماء الفارہ[۳] - (۴) بغیۃ الصدیان[۴] ۔ (۳ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷ - ۴ مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸)

(۵) التجرید وحمل الصغانی - (۶) تعزیر بیتی الحریری[۵] (۵ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۲)۔

(۷) درالسحابہ فی وفیات الصحابۃ[۶] ۔ (۶ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۲)۔

(۸) الدر المستقط فی تبیین الغلط[۷] (۷ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷)۔

(۹) شرح ابیات المفصل[۸]۔ (۸ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۲)۔

(۱۰) شرح البخاری (۱۱) شرح درالسحابہ[۹]۔ (۹ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۴۸ء ص ۶۱)۔

(۱۲) شرح القلادۃ السمطیہ فی توشیح الدریدیہ[۱۰]۔ (۱۰ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷، مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸)

(۱۳) الشمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ[۱۱] (۱۱ مآثر الکرام ج ۱ ص ۱۸۱)۔

(۱۴) کتاب الشوارد[۱۲] (۱۲ الجواہر المضیئہ ج ۱ ص ۲۰۲، بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷، کشف الظنون ج ۲ ص ۷۱، مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸، الاعلام ج ۱ ص ۲۳۹، مآثر الکرام ج ۱ ص ۱۸۱ - الفوائد البہیہ ص ۲۹، اتحاف النبلاء ص ۲۴۳، معارف اعظم گڑھ مئی ۱۹۴۷ء ص ۳۸۰)۔

(۱۵) العباب الزاخر[۱۳] (۱۳ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۹)۔

(۱۶) فرائض الصغانی[۱۴]۔ (۱۴ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۹)۔

(۱۷) فعال (۱۸) فعلان (۱۹) فعول[1]۔ (۱؎ الجواہر المفیئہ ج ۱ ص ۲۰۲، بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷)۔

(۲۰) کتاب الاثر (۲۱) کتاب اسماء الذین (۲۲) کتاب اسماء السعادہ[2]۔ (۲؎ مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸)

(۲۳) کتاب الاصغار[3] (۳؎ الجواہر المفیئہ ج ۱ ص ۲۰۲)

(۲۴) کتاب الاضداد[4]۔ (۴؎ معجم المطبوعات ج ۲، کالم ۱۲۰۹)۔

(۲۵) کتاب الافتعال[5]۔ (۵؎ کشف الظنون ج ۲ ص ۲۶۳)۔

(۲۶) کتاب الافعال۔ (۶؎ الجواہر المفیئہ ج ۱ ص ۲۰۲)

(۲۷) کتاب الانفعال[7]۔ (۷؎ کشف الظنون ج ۲ ص ۷۵، الاعلام ج ۱ ص ۲۱۶)۔

(۲۸) کتاب التکملہ[8] (۸؎ الجواہر المفیئہ ج ۱ ص ۲۰۲، بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷، مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۲)۔

(۲۹) کتاب التراکیب[9]۔ (۹؎ اتحاف النبلاء ص ۲۴۳)۔

(۳۰) کتاب درجات العلم والعلماء[10] (۱۰؎ اتحاف النبلاء ص ۲۴۳)۔

(۳۱) کتاب زبدۃ المناسک[11] (۱۱؎ معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۳)۔

(۳۱) کتاب الضعفاء[12] (۱۲؎ اتحاف النبلاء ص ۲۴۳، معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۳)

(۳۳) کتاب العروض[13] (۱۳؎ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۲۷)۔

(۳۴) کتاب عقلۃ العجلان[14]۔ (۱۴؎ اتحاف النبلاء ص ۲۴۳)۔

(۳۵) کتاب یفعول[15]۔ (۱۵؎ معجم المطبوعات ج ۲، کالم ۱۲۰۹)۔

(۳۶) کشف الحجاب عن احادیث الشہاب[16] (۱۶؎ کشف الظنون ج ۲ ص ۷۲، معارف اعظم گڑھ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۱۳)۔

(۳۷) مجمع البحرین[17]۔ (۱۷؎ کشف الظنون ج ۲ ص ۲۸۳، مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۹۸)۔

(۳۸) مصباح الدجیٰ من احادیث المصطفیٰ[18]۔ (۱۸؎ معارف اعظم گڑھ مئی ۱۹۴۷ء ص ۳۸۰)

(۳۹) موضوعات امام حسن صغانی[19] (۱۹؎ الفوائد البہیہ ص ۳۰)۔

(۴۰) النوادر فی اللغۃ[20] (۲۰؎ اتحاف النبلاء ص ۲۴۳)۔